

بیتِ نبویؐ کی تعلیم کا مآثر لاہور

Refined Waleed's Store

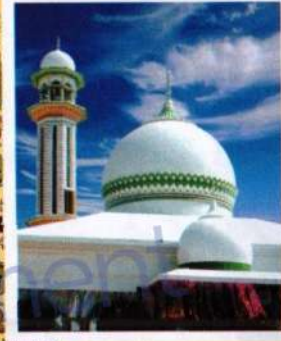
نورِ قرآن و حدیث

محکم دلائل
فیصل آباد
جلد

تفسیرِ رحمت حصہ انبغیت

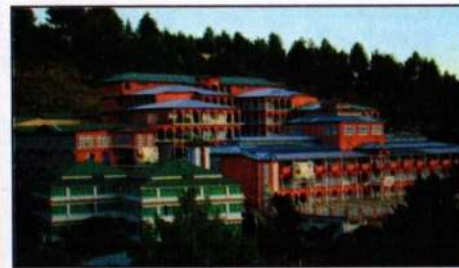
نبی کریم ﷺ کی نسبت کے ساتھ مشروط ہے

شمارہ نمبر 17 - شوال المکرم 1436ھ 2015ء



قرآن اور
حُریتِ سُرود

اصلاحِ نفس



محکم دلائل
کے لئے
جامعہ کا انتخاب

بے حد علم نے آسمان کیا قرآن یاد کرنے کیلئے تو ہے کوئی یا ذکرِ حق الہی (اللہ)

یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآن عام ہو جائے
براک پرچہ سے اونچا پرچہ سلام ہو جائے

عظیم خوشخبری

8 کتا



جامع مسجد محمدی الدین

سدا رہی مندی
جہنم کے فیصل آباد

اپنے ہونہار بچوں کو دینی علمی ادبی
تعلیم و تربیت کیلئے داخل کروائیں

مفہم القرآن

تجوید قرآن

نورسوسستی آفتاب علم و حکمت واقعہ روزِ حقیقت
سفیر عشق رسول سرتاج الاولیاء مرشدِ کریم
حضرت علامہ

پیر محمد علاء الدین صدیقی

زینتِ بجاہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آراؤ شیر
ہاشمی الدین ساداتی نورانی • اہل حق انوارِ نبویؐ کے علم و نور • حق انوارِ نبویؐ کے نورانی وجود
چندومین محمدی نورین شریست انٹرنیشنل چندومین نورنی دی

محمدی الدین صدیقی

داخلہ جاری ہے

حافظ محمد عیسیٰ صدیقی (نور علی شاہ) محمدی الدین شریست انٹرنیشنل فیصل آباد

سیرتِ نبویؐ، قلوبِ تہذیب کا نور، آئینہ عمل
نقیب صبحِ سعادت

محمدی الدین

شمارہ نمبر 17 - شوال المکرم 1436ھ 2015ء

فیضانِ رحمتِ باری ہر

فیضانِ نظر سلطانِ نبوی اسلامِ محی الدین غفرلہ

پیر محمد علاء الدین صدیقی صاحب
زینتِ بجاہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آراؤ شیر

زینتِ سیرستی

پیر محمد علاء الدین صدیقی صاحب

پیر محمد علاء الدین صدیقی صاحب

پیر محمد علاء الدین صدیقی صاحب

مدیرِ دعاوت

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر محمد عبدالغنی صدیقی

حافظ محمد عیسیٰ صدیقی

مدیر

محمد دانش صدیقی ایڈیٹر

ہدیہ 10 روپے



اس شکلے میں

محکمہ رفقاء

- اداریہ: رمضان کی بہار _____ 2
- روزے کی حقیقت _____ 3
- لیلۃ القدر _____ 4
- ادب سکھانا والدین پر فرض ہے _____ 11
- ذالک کتاب لاریب _____ 13
- حضرت علیؓ اقبال کی نظر میں _____ 20
- عہدِ نبویؐ کا پہلا جمعہ - تاریخِ تیس منظر _____ 26
- عرس مبارک کی رپورٹ _____ 29

خلیفہ مشفق احمد علی صدیقی
خلیفہ طارق جمیل صدیقی خلیفہ محمد بشیر صدیقی
شیخ نصیر داؤد صدیقی شیخ محمد آصف صدیقی
ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ، ڈاکٹر محمود یوسف شیخ
حاجی محمد علاء صدیقی شیخ محمد محمد صدیقی
پیر سید شہباز شاہ ہمدانی، عقیل احمد صدیقی
محمد صفدر صدیقی، محمد رمضان ڈوگر صدیقی
محمد عاطف امین صدیقی، محمد نسیم صدیقی
حاجی حامد محمود صدیقی، حاجی محمد بشیر صدیقی
محمد بابر صدیقی، انعام الحق صدیقی
صوفی غلام رسول شریوری، محمد اعظم صدیقی
قیصر سبحانی صدیقی، محمد ہمالو صدیقی

کمپوزنگ: محمد عثمان قادری: ٹائپل ڈیزائن: محمد کلیم رضا

رابطہ نمبرز
041-2636130
0321-7611417

فاؤت آرٹسٹ
سیکولر وکلائل انوائلی کی نمبر 4 - پچھری پائٹیل آباد

رابطہ
آش

جملہ ممبران
محمدی الدین شریست انٹرنیشنل فیصل آباد

جامع مسجد محمدی الدین
سدا رہی مندی جہنم کے فیصل آباد

صدیقہ سلیکشن فیصل آباد

لا

حصول علم کے لئے جامعہ کا انتخاب

اداریہ

قارئین کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ
علم حاصل کرنا سرفرازی ہے۔ اکبر وہ ہے۔
علم نبیوں کی میراث ہے۔ علم بندے کی نگہبانی کرتا ہے۔
علم اللہ کریم اپنے دستوں کو دیتا ہے۔ صاحب علم قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت
کرے گا۔

علم دل کو روشن کرتا ہے۔
قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں فضیلت علم کی جو شان و عظمت بیان ہوئی ہے۔
اُس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ حصول علم ہی نجات کی سند ہے۔
یوں تو حصول علم کی جستجو جس قدر ہونا چاہیے وہ نہ رہی۔ اور اگر جستجو علم ہے جہاں
وہاں علم کی تقسیم کے مراکز وہ کردار ادائیں کر سکے۔ کہ ایک آٹھ سالہ درس نظامی سے فارغ التحصیل
طالب علم معاشرے میں وہ اپنی قدر منزلت نہ بنا سکا۔ سبب کیا ہے۔ کہ پہلے تو طالب علم نہ رہے اور
اگر طالب علم ہیں۔ تو انہیں ادارے میں علم تو ملا۔ مگر تربیت نہ ملی۔ اگر تربیت نہ ہو۔ عقل نہ ہو۔
کردار نہ ہو۔ اخلاص نہ ہو۔ تو علم کس کام کا۔ ذرا غور کرنا ہوگا۔

ہم نے علم حاصل کیا؟

ہم نے اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلوائی؟

ہم نے مدارس آباد کئے؟

ہم نے ترویج علم میں اپنا کردار ادا کیا؟

اگر آج بھی ہم علم کی جستجو پیدا کریں۔ خود بھی علم حاصل کریں۔ اپنے اولاد کو عالم دین
بنائیں تو معاشرہ سنور سکتا ہے۔ عاقبت سنور سکتی ہے۔ قبر کی تاریکی روشنی میں بدل سکتی ہے۔

جی ہاں! بچوں کو دینی تعلیم دلوائیں اور ایسے جامعہ میں جہاں علم ہو۔ اور تربیت بھی ہو۔

جہاں کردار بھی سنور جائے۔ گفتار بھی سنور جائے۔

جہاں حیا بھی ہو۔ دقا بھی ہو۔ روحانی پہرہ بھی ہو۔ اور آداب زندگی بھی نصیب ہو
جائیں ایسے ادارے کا انتخاب کیجئے جہاں سے آپ کا بیٹا یا بیٹی جن سند فراغت حاصل کرے تو
آپ کا خاندان بھی اس پر رشک کرے اور معاشرہ بھی۔

جی ہاں!

دربار فیضیاریاں شریف آزاد کشمیر میں محی الدین اسلامی یونیورسٹی میں طلباء
وطالبات کیلئے درس نظامی میں داخلہ جاری ہے۔ آؤ اپنی عاقبت سنوارنے کیلئے اپنی اولاد کو دینی
تعلیم کیلئے مرشد کریم حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے زیر سایہ
داخل کروائیں۔ کہ ایسے جامعہ کا انتخاب آپ کیلئے راحت کا سامان ہے۔ وہ احباب جو جامعہ کے
ماحول سے عدم اطمینان کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کیلئے علمی روحانی ماحول اور اس سے بہتر
کوئی جامعہ اطمینان کا سامان نہیں۔ اللہ کریم ہمیں علم دین حاصل کرنے اور اپنی اولاد کو بھی تعلیم
دین سے آراستہ کرنا نصیب فرمائے۔

از مدبر اعلیٰ

ماہنامہ مجلہ محی الدین

نو قرآن وحدیث

حسن اخلاق

از: مدبر اعلیٰ

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خَلْقٍ عَظِيْمٍ (القلم)

اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔ (کنز الایمان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حضور نبی کریم ﷺ کا خلق قرآن تھا۔

اور جب یہ آیت اتری۔ ترجمہ کنز الایمان:-

اے محبوب معاف کرنا اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے

حضرت جبریل علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس

سے کیا مراد ہے۔ عرض کیا کہ میں جناب

احدیث سے جب تک سوال نہ کروں مجھے

معلوم نہیں حضرت جبریل علیہ السلام آسمان پر

گئے۔ واپس آ کر عرض کی اس سے مراد یہ ہے

کہ آپ سے جو جدا ہوا آپ اس سے ملیں اور جو

آپ کو نہ دے آپ اسے عطا فرمائیں اور جو

کوئی آپ پر ظلم کرے۔ آپ اسے معاف

فرمائیں۔ حدیث شریف میں ہے -

فرمایا۔ میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں کہ عمدہ

اخلاق کو پورا کروں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ سب سے بھاری چیز جو قیامت کے روز میزان اعمال میں رکھی جائے گی اللہ سے ڈرنا اور خوش خلقی ہوگی۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ (دین کیا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا۔ حسن خلق پھر وہ آپ کی دینی طرف حاضر ہو کر پوچھنے لگا۔ آپ نے وہی جواب فرمایا پھر بائیں طرف سے آیا آپ نے وہی جواب دیا اس سے پیچھے سے آ کر وہی سوال کیا آپ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تو نہیں سمجھتا وہ یہ ہے کہ تو غصہ نہ کرے۔

ایک شخص نے حضور سرور عالم ﷺ سے پوچھا۔ کہ نحوست کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بد خلقی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا جہاں کہیں رہے اللہ سے ڈراں سے عرض کیا کچھ اور فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر۔ اس سے وہ گناہ مٹ جائے گا۔ اس نے عرض کیا کچھ اور فرمائیے آپ نے فرمایا۔ لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ

ملنے کی عادت ڈال لو۔ کسی اور نے پوچھا اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حسن خلق۔

حضور نبی کریم ﷺ سے کسی نے عرض کیا کہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے اور رات کو تہجد پڑھتی ہے۔ مگر بد خلق ہے۔ ہمسایوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس میں کچھ خیر نہیں وہ دوزخیوں میں سے ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا۔ فرمایا میزان میں جو چیز پہلے تلے گی حسن خلق اور سخاوت ہوگی اور جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا اس نے عرض کیا کہ الہی مجھے قوت عنایت کر اللہ عزوجل نے اس کو حسن خلق اور سخاوت سے نوازا اور جب کفر کو پیدا کیا اس نے بھی تقویت کے لئے عرض کیا اس کو بخل اور بد خلقی دی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا مومن کا کرم اس کا دین ہے۔ اور اس کا حسب اس کا حسن خلق ہے۔ اور اس کی مروت اس کی عقل ہے۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک بار خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس وقت دیہاتی آپ سے پوچھ رہے تھے۔ کہ انسان کو سب سے بہتر کیا چیز عنایت ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا خلق حسن۔

حضرت جریر بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ مجھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے خوبصورت بنایا ہے تو اپنے خلق کو

عظیم رحمت، حصول مغفرت نبی ﷺ کی نسبت کے ساتھ مشروط ہے

حاصل کرنے میں سبقت لے گیا وہی بلند ہو تا گیا۔ اسی لئے اللہ رب العالمین کا فرمان ہے۔ میرا محبوب تم کو کتاب کا علم اور حکمت کی تعلیم کے ساتھ تمہیں پاک بھی کرتا ہے۔ دل و دماغ کی پاکیزگی بھی عطا کرتا ہے ان تمام چیزوں کو اللہ کریم نے نبی اکرم ﷺ کی محبت اور غلامی (اتباع) کے ساتھ وابستگی سے مشروط کیا ہے۔

یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیے۔ کہ آگے آخرت ہے پیچھے دنیا ہے۔ اور درمیان میں مومن محسوس ہے۔ ہمارا سفر جس طرف جاری ہے۔ ہمارا خیال ہماری نظر اسی کی طرف رہنی چاہیے۔ اس لئے کہ وہی ہماری منزل ہے جو منزل ہو اسی کے ساتھ تعلق رکھنے والے اسباب پر توجہ دینی لازمی ہے۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ انسان کا سفر قیامت کی طرف جاری ہے اور اس نے اپنا منہ دنیا کی طرف کیا ہوا ہے۔ اس کو اس بات کی خبر نہیں کہ دنیا یک سایہ ہے یہ پیچھا کرنے سے ہاتھ نہیں آتا چاہیے کہ اس کی طرف پیٹھ پھیریں جوں ہی آپ اس کی

آپ حضرات جس عقیدت محبت اور خلوص کے ساتھ یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ تقسیم رحمت اور حصول نجات کا ایک بہانہ ہے۔ اللہ رب العالمین اپنی ساری مخلوق کے ساتھ پیار کرتا ہے۔ مگر اس پیار کی نوعیت جدا جدا ہے۔ یہ نہ سوچیں کہ گنہگار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پیار نہیں ہے۔ بلکہ بعض صوفیائے کرام نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ بھیت مخلوق و ملکیت اللہ تعالیٰ کا فر کے ساتھ بھی پیا رکرتا ہے۔ اسی لئے اس نے دل و دماغ اور عقل کی نعمت کا فر کو بھی دی ہے۔ چونکہ ان کے عقل کی سمت درست نہیں ہے۔ اس لئے محبت کی دولت انہیں نصیب نہ ہو سکی۔ اس دولت کو جس کے نتیجے میں مغفرت و نجات کا سامان میسر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف نبی اکرم ﷺ کی محبت اور غلامی کے ساتھ مشروط رکھا ہے۔ اس میں مرد و خواتین کی تخصیص نہیں ہے۔ جو تقویٰ کی دولت

طرف پیٹھ پھیر کر سفر قیامت کی طرف جاری رکھیں گے آپ دیکھیں تو یہی۔ ”من جو کل علی اللہ فهو حسیبہ“ (جس نے اللہ پر توکل کیا اس کے لئے وہی کافی ہے)۔ محتاجی ندامت و حسرت سے بچنے کے لئے نبی پاک ﷺ کی محبت، اتباع سنت، استقامت اور تصوف کی آگاہی رکھنے والے ہندوں کی نسبت اور ان کے معمولات کی روشنی میں زندگی گزاریں

پورے اعتماد اور توکل کے ساتھ چلنے والے مسافر! سایہ تمہارے پیچھے پیچھے آئے گا؟ آپ اولیائے کرام کو دیکھیں جنہوں نے دنیا سے منہ موڑ کر اپنے مالک کو ہی سب کچھ جاننا۔ دنیا ان کے قدموں میں ہے بلکہ ان کے پیچھے پیچھے چل رہی ہے۔ اس راز کو صرف اللہ کے بندے سمجھتے ہیں اور جو لوگ محبت و عقیدت کا رشتہ ان کے ساتھ قائم رکھتے ہیں۔ انہیں بھی سمجھا دیتے ہیں یہی بات یہ ہے کہ اس جہان میں رہ کر قیامت کا سامان جمع کرنے والے لوگ خوش نصیب لوگ ہیں۔ صحت و جوانی عقل و ہوش کے ہوتے ہوئے جو شخص اپنی عاقبت سے غافل رہے وہ شخص مومن حق ہے مگر ناقص مومن ہے۔ اور خسار ہے کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ قیامت کے دن

راولپنڈی 24-02-2009

قرآن اور حرمتِ سود

از: مفتی محمد گل احمد عتیقی صاحب

جب تک مسلمان حلت و حرمت کے اسلامی ضوابط، احکام خداوندی اور ارشادات نبوی ﷺ کے پابند رہے اس وقت تک وہ سودی کاروبار سے بچتے رہے۔ لیکن جب مسلمان مادہ پرستوں اور غیر مسلموں کی طرح ہوں زر کا شکار ہو گئے تو ہر جائز و ناجائز طریقے سے، ناجائز مال جمع کرنے میں مصروف ہو گئے تو انہوں نے بھی سودی کاروبار کو مقصد و مدار زندگی بنالیا۔

حالانکہ ارشادات نبوی ﷺ اور فرامین نبوی سے سودی کاروبار حرام قطعی ہے اسے حلال و جائز سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک و احادیث نبویہ میں بیان کردہ حرمت کو بیان کرنے سے پہلے سود کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔

در حقیقت یہاں دو چیزیں ہیں ایک ربوا اور دوسرا سود۔ ربوا کے مفہوم میں بڑی وسعت ہے اسی لئے ربوا کی اولاً دو قسمیں کی جاتی ہیں۔ ایک ربوا الفضل اور دوسری ربوا

النسیہ اور ربوا النسیہ کو رباء الجاہلیہ بھی کہا جاتا ہے۔ ربوا النسیہ ادھار کی بیج ہے اور سی کو سود کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک اور احادیث نے جس ربوا سود کو حرام قرار دیا اور جس کی واضح اور دو ٹوک الفاظ میں ممانعت و مذمت فرمائی وہ یہی سود ہے۔ اور عرب میں یہی مروج و معروف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حرمت سود کے دیگر اقسام معلوم نہیں ہوئے تھے تو اس وقت تک وہ سودی صرف ایک قسم کو حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ سونے کی سونے کے بدلے میں اور چاندی کی چاندی کے بدلے میں کی بیشی کے ساتھ بیج جائز ہے۔ مگر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی سننے کے بعد وہ سود کی دیگر اقسام کی حرمت کے بھی معترف ہو گئے۔ چونکہ عرب میں سود کی بیج والی صورت میں مروج و متعارف تھی اس لئے علامہ ابوبکر حصاص حنفی نے سود کی تعریف اس طرح کی ہے۔

کہ ربوا جاہلیت اس قرض کو کہتے

ہیں۔ جس میں مقروض کے لئے مدت کی وجہ سے اصل مال پر زیادتی شرط قرار دی گئی ہو۔ ان میں سے ایک ادھار ہو یا اپنے مقرر کردہ اندازے میں برابر نہ ہوں تو وہاں خواہ اندازہ ہی نہ کیا گیا ہو یا اندازہ تو کیا لیکن کی بیشی رہی یا برابری کی مگر دوسرے قسم کے اندازے سی کی مثلاً جو تولنے کی چیز تھی اسے ناپ کے برابر اور جو ناپ کی چیز تھی اسے تول کے برابر کیا تو ایسی بیج قطعاً ناجائز اور ربوا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جو دو چیزیں ہم جنس تو ہیں مگر اندازے میں مشترک نہیں خواہ دونوں طرف ان اندازہ شرعی سے خارج ہوں جو ربوا میں معتبر ہے۔ جیسے لٹاٹھے کے بدلہ میں جاپانی کیٹی جاپانی کیٹی کے بدلے میں اور گھوڑا گھوڑے کے بدلے میں کیونکہ ناپ تول سے ان کی تقدیر نہیں ہوتی۔ مثلاً دونوں وزنی ہیں یا دونوں کیلی اور ایک ہی قسم کے اندازے کی۔ مثلاً گندم کے بدلے گندم یا لوہے کے بدلے لوہا تو ایسی دو چیزیں کی بیج آپس میں تب درست ہوگی جب وہ دونوں اس اندازے میں بالکل برابر ہوں۔ جو شرعاً یا عرفاً ان کے لئے مقرر ہے اور ان میں

کہتے ہیں اور تگوار و بکری کی طرف اندازہ نہیں
کیونکہ یہ شمار کی چیزیں ہیں انہیں گن کر بیچتے
ہیں۔ تو ان صورتوں میں کمی بیشی کے ساتھ بیچ
جائز ہے۔ لیکن ان میں سے ایک یا دونوں کا
ادھار اور قرض سے بیچنا اور خریدنا جائز نہیں۔
تیسری صورت یہ ہے کہ دونوں
چیزیں ایک قسم کے اندازے میں تو شریک
ہوں۔ مثلاً دونوں کیلی ہوں یا دونوں وزنی
ہوں مگر ہم جنس نہ ہو۔ مثلاً گندم کی خرید و
فروخت جو کے ساتھ یا لوہ کی خرید و فروخت
تانبے کے ساتھ۔ تو یہاں بھی یہی حکم ہے۔ کہ
کمی مستثنیٰ کے ساتھ بیچ جائز ہے اور ادھار کی
بیچ حرام۔ مگر سونا چاندی اس سے مستثنیٰ ہیں۔
کیونکہ اگر سونا چاندی وزن کی چیزیں ہیں مگر
بیچ کی ایک خاص قسم بیچ مسلم کے طور پر انہیں
نقد و بیکروہ چیزیں جنہیں وزن کر کے خریدنا بیچنا
جائز ہے۔ مثلاً لوہا، تانبا، زعفران وغیرہ انہیں
ضرورت کے پیش نظر ادھار خریدنا بالا جماع
جائز ہے اگرچہ یہ ایک ہی قسم کے اندازے
یعنی تول میں شریک ہیں۔
چوتھ صورت یہ ہے کہ جو دو چیزیں

نہ تو ہم جنس ہوں اور نہ ہی ایک اندازے میں
شریک ہوں اب چاہے وہ دونوں بالکل ہی
کیلی اور وزن کے اندازے میں داخل ہی نہ
ہوں جیسے کہ گھوڑا اور کپڑا یا ایک داخل ہو اور
دوسری خارج جیسے گھوڑا اور گندم کہ گھوڑا تو
اندازے میں داخل نہیں اور گندم کیل کے
اندازے میں داخل ہے۔ یا دونوں اندازے
میں داخل ہوں لیکن ایک قسم کے اندازے
سے ان کی تقدیر نہ ہوتی ہو ایک کیلی ہو اور
دوسری وزنی جیسے چاول اور کھجوریں تو ان
صورتوں میں کمی بیشی کے ساتھ بھی خرید و
فروخت جائز اور ادھار بھی خرید و فروخت
جائز اور درست ہے۔
امام اہل سنت کی مذکورہ تحقیق اور
قاعدہ کلیہ سے عرب میں مروج ادھار کی بیچ
کے سود کے علاوہ سود کی دیگر اقسام بھی معلوم
ہوئیں جو عرب میں رواج پذیر نہ تھیں عرب
میں چونکہ ادھار کی بیچ میں سود کا رواج تھا۔ اور
ہم جنس چیز کی بیشی کے ساتھ بیچ کا رواج نہ
تھا۔ اس لئے محسن کائنات ﷺ نے اس ان کی
نشاندہی کرتے ہوئے اس سے بھی منع فرمایا۔

اس کے لئے حلال ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے
ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

کہ سونا سونے کے بدلے، چاندی
چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو
جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے اور نمک
نمک کے بدلے لین دین برابر برابر ہے۔ تو
جس نے کمی بیشی کی تو وہ سود دینے والا اور لینے
والا گناہ میں برابر کا شریک ہے۔ لیکن کمی بیشی
اور ادھار بیچنے کا حصر ان چھ چیزوں میں ہی نہیں
بلکہ ہر کیلی اور موزونی چیز میں ادھار اور کمی بیشی
سے فروخت کرنا سود ہے۔

بہر حال قرآن پاک میں جس سود
کو حرام قطعی قرار دیا یہ وہی ہے جو آج کل
بنکوں میں مروج ہے اور اس کی حرمت کے
بارے میں متعدد قرآنی آیات ہیں۔

ترجمہ:- وہ جو سود کھاتے ہیں۔
قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے وہ
کھڑا ہوتا ہے جسے آسیب نے چھو کر بخوبی بنا دیا
ہو کیونکہ انہوں نے یہ کہا کہ بیچ بھی سود ہی جیسی
ہے۔ اور اللہ نے بیچ کو حلال اور سود کو حرام کیا تو
جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے
نصیحت آئی تو وہ رک گیا تو وہ جو پہلے لے چکا وہ

مسواقی قرار دینا لئے غلط ہے۔ کہ بیج تو مال عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کے بدلے میں کی خرید و فروخت رضا مندی نہ تو سودی کا صدقہ قبول کرتا ہے نہ حج نہ جہاد نہ سے ہوتی ہے۔ اور سودی کا دوبار میں صرف ہی صلہ رحمی اور کوئی نیکی سودی لین دین کرنے ایک طرف مال ہوتا ہے اور سود پر رقم دینے والا والے کی جب کوئی نیکی قابل قبول تو یہی سود اور بلا معاوضہ مال حاصل کر رہا ہے۔ کیونکہ عرب سودی لین دین کرنے والے کی تباہی و بربادی میں مروج سود یہ تھا کہ کسی کو کچھ رقم دیکر کچھ ہے اور دوسری یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ مدت کے بعد مقروض سے مقرر کردہ زیادہ رقم رب العزت صدقات کو بڑھاتا ہے کیونکہ وصول کرتا اور تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ صدقات دینے سے برکت بھی حاصل ہوتی حرمت سود کے بعد سودی کا دوبار کرنے والا اور ثواب بھی اور صدقہ دینے والے سے رب عرصہ دراز تک جہنم کی آگ میں جتا رہے گا۔ بھی راضی ہوتا ہے اور لوگ بھی اور خیرات و اور اگر مسلمان سے سودی لین دین جائز سمجھا تو صدقات سے معیشتیں بھی مل جاتی ہیں۔ گناہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر ہمیشہ کا ایندھن معاف ہوتے ہیں اور درجات بڑھتے ہیں اور بنارہے گا۔ یہی خیرات و صدقات کا بڑھنا ہے اور تیسری یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ سودی لین دین کرنے ترجمہ:- اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا والا بہت ناشکر اور بہت گنہگار ہے اور جو بدکار و سیاہ کار ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ نہیں ہو سکتا سی لئے سودی لین دین کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ کو نا پسند اور برا لگتا ہے۔ تو اسے معلوم ہوا کہ سود خور کی ظاہری راحت و آرام ساز و بر باد کرتا ہے کیونکہ سودی کا دوبار میں نہ ثواب سامان، مال و دولت کا رخانے فیکٹریاں زمین ہے نہ برکت، نہ انسانی ہمدردی کا جذبہ اور نہ جاذبہ خدمت خلق۔ حضرت عبداللہ بن جابر کی

بارگاہ میں خس و خاشاک اور غلاظت کا ڈھیر تھیں انہیں بھی چھوڑنے کا حکم دے دیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے جائے۔ تو ان نفوس قدسیہ نے اپنے ماضی کی نزدیک ان کی ذرا بھر کوئی حیثیت نہیں۔ سود کی رقوم وصول نہ کیں۔ ترجمہ:- اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بقیہ سود چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو تو اگر ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کا یقین کر لو۔ ان دونوں آیات کا شان نزول یہ ہے کہ عرب کے دو قبیلوں بنو ثقیف اور بنو مغیرہ کا آپس میں سودی لین دین تھا۔ بنو ثقیف تو سودی کا دوبار میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ ہیں۔ نیز ان ارشادات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حرمت سود کا حکم نازل ہونے کے بعد اور بقیہ سود وصول کرنے سے ممانعت کے بعد جو لوگ سودی لین دین کریں تو درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نافرمان ہی نہیں بلکہ وہ ان کے باغی اور دشمن ہیں۔ یاد رہے کہ اسلام میں کافروں، باغیوں اور سود خوروں سے لڑنے کا حکم ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کفر و بغاوت کے علاوہ سود خوری اور سودی لین دین بہت بڑا ناقابل معافی جرم ہے۔ ترجمہ:- اے ایمان والو! دو گنا ہی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی ایک دوسرے کے ذمہ کفر کے زمانے کی جو سودی بھاری رقوم چو گنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ

مہیں مکمل کامیابی حاصل ہوا۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ عرب میں دور جاہلیت میں سود خوری کا عام طور پر یہ طریقہ مروج تھا کہ ایک معین مدت تک ادھار سود پر دیا جاتا اور جب وہ مدت پوری ہو جاتی اور قرض دار وقت معین پر رقم ادا نہ کر سکتا تو اسے سود میں مزید اضافے کر کے مزید مہلت دی جاتی اور اگر پھر بھی دوری مقرر کردہ مدت میں قرض دار ادائیگی نہ کر سکتا تو پھر سودی رقم میں مزید اضافہ کر کے مزید مہلت دی جاتی تو اللہ تعالیٰ نے سود کی اس بد سے بدترین قسم کی مذمت کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس سے روک دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ سود تو ویسے بھی حرام و ناجائز ہے۔ اور دو گنا چو گنا سود حرام و حرام ہے۔ میرا ارشاد باری تعالیٰ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو خدا خونی کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے سودی لین چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے مکمل

لئے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں اور اس لئے کہ انہوں نے بہت لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور ہم نے ان میں سے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے ہم نے ان میں سے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور ان آیات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہود کے جرائم گناہوں اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے بہت سی حلال اور پاکیزہ چیزیں بطور سزا حرام قرار دے کر انہیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے محروم کیا گیا۔ پہلا جرم یہ بتایا گیا ہے کہ وہ خود گمراہ اور اللہ تعالیٰ کے باغی و نافرمان ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں اور دوسرا جرم یہ بتایا کہ یہ لوگ سودی لین دین کرتے تھے حالانکہ سود خوری اور سودی لین دین ان کے لئے حرام قرار دیا گیا تھا۔

اس ارشاد ربانی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سودی لین دین بنی اسرائیل کے لئے بھی ناجائز ممنوع اور حرام تھا۔ اور یہود کو عذاب

میں مبتلا کرنے اور دیگر سزائیں دینے کا ایک سبب سودی لین دین بھی تھا اس لئے ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کہ قہر و غضب میں ہونے والی قوم کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ان میں سودی کاروبار کا رواج ہوتا ہے تو موجودہ دور میں امت مسلمہ پر کئے جانے والے ظلم اور آئے دن مصائب و آلام اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ان کی وجوہات میں سے ایک وجہ مسلمانوں میں سودی کاروبار کا رواج بھی ہے اگر امت مسلمہ آج بھی احکام خداوندی پر عمل پیرا ہو کر سودی کاروبار کی لعنت کو ختم کر دیں تو پورے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ انشاء اللہ ان کے ظلم و ستم اور مصائب و آلام میں کافی حد تک کمی واقع ہو سکتی ہے۔

اور بعض نے ایسے تہائف پر محمول کیا ہے کہ دینے والے کو اس سے زائد ملیں۔ بہر حال اگر آیت مذکورہ کو سود پر معمول نہ بھی کیا جائے تب بھی سات آیات مبارکہ سود کی حرمت و ممانعت اور مذمت پر صراحتاً دال ہیں مگر افسوس صد افسوس کہ یہ آیات موجودہ حکمرانوں، ان کے دوڑوں سپورٹروں اور ان کے ہمواء علماء سود کی نظر سے نہیں گزرتیں اور پارٹی بازی اور پارٹی نوازی کی وجہ سے ان کی عقلیں زائل اور آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں۔

ان آیات کے بعد اب حرمت سود کے بارے میں چند احادیث مشتمل از خرد ارے ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ:- اور تم جو چیز زیادہ (مال) لینے کے لیے دھوکہ دینے والے لوگوں کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھے گا۔ اور اللہ کی رضا جوئی کے لئے جو تم خیرات دو تو وہی لوگ اللہ کے نزدیک (اپنے مال) بڑھانے والے ہیں۔۔۔۔۔ بعض مفسرین نے آیت مذکورہ کو سود پر محمول کیا ہے

ترجمہ:- میں نے آج رات خواب میں دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس کی طرف لے گئے۔ ہم چلتے رہے حتیٰ کہ خون کی نہر پر پہنچ گئے جس میں ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے درمیان ایک اور آدمی تھا۔

جس کے پاس پتھر رکھے ہوئے تھے تو جو آدمی نہر میں کھڑا تھا۔ جب وہ نہر سے نکلنے کے ارادہ سے آگے بڑھتا تو دوسرا اس کے منہ پر پتھر مار کر اسے واپس اسی جگہ لوٹا دیتا۔ تو جب کبھی وہ نہر سے نکلنے کے لئے آتا تو دوسرا اس کے منہ پر مارتا تو وہ اسی جگہ واپس لوٹ جاتا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے تو مجھے کہا کہ جس کو آپ نہر میں پتھر کھاتے دیکھ رہے ہیں یہ سودخور ہے۔

نبی کریم ﷺ کا خواب بھی چونکہ وحی ہوتا ہے لہذا مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ سودخور سخت ترین سزا کا مستحق ہے اور سخت ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

نیز یہی شریف کے حوالے سے متعدد کتب میں سرور کونین ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی منقول ہے کہ سود کے ستر درجے اور جز ہیں سب سے کم درجہ اور جز زنا اور بدکاری کے برابر ہے اور قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں زنا کی بڑی مذمت ہے اور زانی کے لئے رجم فحش کا زیادہ تر استعمال زنا میں ہوتا ہے نیز ایک اور ارشاد نبوی میں حضرت عبداللہ بن

سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کو سود سے حاصل کردے ایک درہم کا گناہ باوجود اس کے مسلمان ہونے کے تینیس مرتبہ زنا کرنے سے بڑا اور بدتر ہے۔

نیز آپ ہی سے موقوفاً مروی ہے کہ (سودی لین کے) بہتر گناہ ہوتے ہیں اور ان کا سب سے چھوٹا گناہ کسی مسلمان کا اپنی والدہ کے ساتھ زنا کرنے کے گناہ کے برابر ہے اور سود سے حاصل کردہ ایک درہم کا گناہ تینیس مرتبہ زنا کرنے سے بدتر ہے اور قیامت کے دن ہر نیک و بد کو سیدھا کھڑا ہونے کی اجازت ہوگی مگر سودخور کو سیدھا کھڑا ہونے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ قیامت کے دن اس طرح کھڑا ہوگا جیسے کسی کو شیطان نے چھو کر خبطی اور مخبوط الحواس بنا دیا ہوا۔

ہے اور سود سے حاصل کردہ ایک درہم تینیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی بدتر اور برا ہے۔ لہذا ان واضح ارشادات اور ہدایات کے باوجود سودی کاروبار جاری رکھنا یا باقی رکھنے پر اصرار کرنا یا اس کی حمایت کرنا یا سودی کاروبار کرنے والے کے ہاں میں ہاں ملانا یا خاموش تماشائی بنے رہنا۔ تحریراً تقریراً قولاً فعللاً یا کسی اور طریقے سے سودخوروں کی مخالفت نہ کرنا بہت بڑا گناہ، قومی المیہ اور اسلام کی اعلانیہ تضحیک و توہین ہے اور ملت اسلامیہ کی ذلت و رسوائی کے اسباب میں سے ایک سودی لین

دین بھی ہے اور آخرت میں تو سودی لین دین کرنے والوں کی توہین و تذلیل کرتے ہوئے انہیں ایسی عبرت ناک سزا دی جائے گی کہ انہیں لوگوں کے سامنے جنونی اور پاگل بنا کر پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بوسیہ سید الانبیاء والمرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم اس حرام کاروبار سے بچاتے ہوئے اسلام کے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق و عنایت فرمائے۔ اسی میں ہماری دنیوی و اخروی کامیابی ہے۔

رسوائی کے اسباب میں سے ایک سودی لین

ایصالِ ثواب کیجئے

معروف عالم دین حضرت علامہ خواجہ وحید احمد صاحب قادری مدظلہ العالی کی ”خوش دامن“ قضائے الہی سے انتقال فرما گئیں۔

صوفی غلام رسول نقشبندی صاحب کے ماموں جان ”مختار احمد“ رضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔

محمد شہزاد صدیقی صاحب (البحر ڈانگ والے) کے چچا جان ”علی رضا“ رضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔

اللہ کریم اپنے محبوب ﷺ کے تصدق جملہ امت مرحومہ کی بخشش فرمائے اور شفاعت رسول ﷺ نصیب فرمائے۔ ادارہ

اصلاح نفس

از: شیخ الحدیث علامہ غلام رسول قاسمی صاحب

نفس کی معنی:- نفس کے لفظی معنی ہیں۔ ”جان“۔ نفس درحقیقت کس چیز کا نام ہے؟ بعض کا خیال ہے کہ یہ جسم اور روح کے علاوہ کسی تیسری چیز کا نام ہے۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ روح اور نفس ایک ہی چیز ہے۔ روح جب اس جسم میں داخل ہوئی تو انسانی عوارض لاحق ہونے کے بعد نفس کہلائی۔

چنانچہ قرآن شریف میں: اللہ یتوفی الانفس المطہرۃ آیات میں روح کو ہی نفس فرمایا گیا ہے واللہ اعلم۔

نفس کی اقسام:- سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”سرا الاسرار“ میں نفس کی آٹھ اقسام بیان فرمائی ہیں ان میں سے صرف تین موٹی موٹی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔ انہی تین اقسام کو اکثر بزرگوں نے بیان فرمایا ہے۔

۱- نفس امارہ ۲- نفس لواۃ ۳- نفس مطمئنہ

نفس امارہ:- یہ نفس کی وہ حالت ہے جس میں نفس ہمیشہ برائی کا حکم دیتا ہے اور اس کا مطیع انسان معاشرے کا ناسور ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ان النفس لامارۃ بالسوء (یوسف ۵۳) بلاشبہ نفس برائی کا بہت زیادہ حکم ضرور دیتا ہے۔ اس سے شر نفس کی اہمیت خوب واضح ہو رہی ہے۔

انسان پر اس کا نفس تین طرح سے حملہ آور ہوتا ہے۔

مخالفتانہ حملہ:- اس کا مخالفتانہ حملہ یہ ہے کہ انسان کو نیکی سے روکتا ہے مثلاً نماز، روزہ سے روکتا، فحاشی اور بے حیائی پر آمادہ کرتا وغیرہ۔ نفس کا یہ حملہ آسانی سے ہر کسی کی سمجھ میں آجاتا ہے۔

موافقانہ حملہ:- اس کا موافقانہ حملہ یہ ہے کہ انسان کو نیکی سے صاف صاف نہیں روکتا۔ بلکہ نیکی کی ہمراہ انسان کی نیت میں فتور ڈال دیتا ہے۔ اور اس نیکی کو اُلٹا گناہ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ مثلاً مجاہد کے دل میں بہادر کہلانے کا جذبہ، عالم کے دل میں حضرت علامہ کہنے کا ولولہ، اور سخی کے دل میں حاتم طائی کہلانے کا

شوق پیدا کر دیتا ہے۔ نماز پڑھا کر تکبر کراتا ہے۔ اور تسبیح پکڑا کر ریاکاری پیدا کرتا ہے۔ الغرض یہ انسان کے اعمال کو برباد کرنے کا کوئی موقع خالی نہیں جانے دیتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بلا کر اس سے پوچھے گا تو نے دنیا میں کیا عمل کیے۔ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں مال خرچ کیا اللہ نے جو چاہا وہ تجھے مل چکا۔ پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا دوسرے شخص سے پوچھے گا تو نے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا۔ اللہ فرمائے گا تو نے یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ لوگ تجھے عالم کہیں لوگوں نے تجھے عالم کہا۔ تو نے جو چاہا وہ تجھے مل چکا۔ پھر اسے بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تیسرے شخص سے پوچھے گا تو نے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں اپنی جان قربان کر دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے یہ اس لئے کیا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں۔ لوگوں نے تجھے بہادر کہا۔ تو نے جو چاہا وہ تجھے مل چکا۔ پھر اسے بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۴۰)

نفس کے اس لے کی اہمیت کی پیش نظر میں چند مزید مثالوں سے اسے سمجھانے کو کوشش کرتا ہوں۔

(الف) حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو جب زمین پر اتارا گیا تو کچھ ہرن آپ کی زیارت کے لئے گئے۔ آپ علیہ السلام نے ان کی پشت پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا دی۔ جس کی برکت سے ان کی ناف میں کیتوری پیدا ہو گئی۔ جب ہرن واپس اپنے جنگل میں گئے تو وہاں دوسرے ہرنوں نے اس خوشبو کا سبب پوچھا۔ انھوں نے بتایا کہ یہ خوشبو ہمیں حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت سے نصیب ہوئی

ہے۔ چنانچہ وہ تمام ہرن بھی اسی شوق میں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان سے ہاتھ پھیرایا اور دعائی۔ مگر ان کی ناف میں کستوری پیدا نہ ہوئی۔ انہوں نے واپس جا کر اپنے دوستوں کو بتایا کہ تمہیں تو کستوری مل گئی مگر ہمیں نہ ملی۔ انہوں نے جواب دیا کہ اصل قصور تمہاری نیت کا ہے۔ تم محض کستوری لینے گئے تھے۔ جبکہ ہم محض زیارت کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ (سبحان اللہ)

(ب) اللہ کے ایک دلی نے اپنے نفس پر ایسا غلبہ کیا کہ اسے کتے کی شکل میں ری ڈال کر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ ایک روز اسے کسی آدمی نے مشورہ دیا کہ آپ اس عورت سے نکاح کر لیں۔ عورت بہت خوبصورت تھی اللہ کے دلی نے یکسر انکار کر دیا۔ اس آدمی نے کہا کہ نکاح سنت ہے اور آپ سنت سے بھاگ رہے ہیں؟ اللہ نے دلی نے سوچا واقعی نکاح سنت ہے۔ مجھے اس سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے فوراً بعد اسے یہ بھی خیال آیا کہ ”عورت ہے بھی خوبصورت“ جب تک وہ یہ سوچ رہا تھا کہ نکاح سنت ہے۔ ری اس کے ہاتھ میں تھی اور کتا موجود رہا۔ لیکن جیسے ہی سوچا کہ ”عورت ہے بھی خوبصورت“ ری ہاتھ سے چھوٹ گئی اور کتا غائب ہو گیا۔

آپ نے محسوس کر لیا ہوگا کہ انسان کے لئے سخت ضروری ہے کہ ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے۔ اور ایک لمحہ بھی اس کی جانب سے قسائل اور غافل نہ ہوا۔ اپنے نفس سے کسی رحم کی امید نہ رکھے نفس بیماری، پریشانی، اور مصروفیت کا لحاظ نہیں کرتا۔ بلکہ ہر گھڑی ہر لحظہ مارہ بالسوء ہے۔

نفس اس قدر مکار اور چال باز ہے۔ کہ کبھی برائی کے روپ میں آتا ہے اور کبھی نیکی کے رنگ میں۔ کبھی انسان کے دل میں تکبر پیدا کرتا ہے اور کبھی عاجزی کے لبادے میں عین تکبر کا ارتکاب کراتا ہے۔ اگر عاجزی کرنے والے کو یہ خیال آجائے کہ مجھ میں بڑی عاجزی ہے تو یہ عین تکبر ہوا۔ اسے اخلاقیات کی اصطلاح میں ”عُجْب“ کہتے ہیں۔ نفس کی عاجزی بھی اس کی شرارت ہے اور اس کا تکبر بھی اس کی شرارت ہے۔ نفس کا ریاء بھی اس کی مکاری ہے اور اس کا اخلاص

بھی اس کی واردات ہے۔ تبلیغ دین سے منع کرے تو مرید کو چاہیے کہ شیخ میں وجہ ہے کہ صوفیاء کرام کے بارے میں حسن ظن سے کام لینا ضروری ہے۔ وہ اپنے نفس کا پیچھا کرتے کرتے کبھی عاجز معلوم ہوتے ہیں اور کبھی بظاہر متکبر نظر آتے ہیں۔ اسی وجہ سے صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ مرید کی عاجزی سے اس کے مرشد کا تکبر بہتر ہے۔ اور مرید کے اخلاص سے اس کے مرشد کا ریاء بہتر ہے۔ مرید کی جہالت بھی مرید کے لئے حجاب ہے۔ اور مرید کا علم بھی مرید کے لئے حجاب ہے۔ اس کی غفلت بھی اس کے لئے حجاب ہے اور عین ممکن ہے کہ اس کا ذکر و فکر بھی ایک وقت میں اس کے لئے حجاب بن جائے۔ ان باتوں کو اس راستے کا مسافر ہی بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

شیخ کی کوئی بات اگر بظاہر نامناسب اور سمجھ سے بالاتر لگے تو مرید کو چاہیے کہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ یاد کر لے جو قرآن شریف کی سورۃ کہف میں بیان ہوا ہے۔ اگر شیخ وقتی طور پر مطالعہ کتب اور

بعض لوگ اپنے شیخ اور پیر بھائیوں کی صحبت میں بیٹھ بیٹھ کر جمعی تعلیم پر کامل طور پر عمل پیرا ہونے کی بجائے صرف ایسے نکتے پکڑ لیتے ہیں۔ جو ان کے نفس کی خواہش کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ انہیں اچھا لباس اور خوشبو لگانا مرشد کی سنت نظر آتا ہے۔ مگر تجھ پڑھنا اور اللہ کی راہ میں سرکا نذرانہ پیش کرنا مرشد کی سنت نظر نہیں آتا۔

ان کے ہاں بد اخلاقی کا نام جلال ہوتا ہے۔ سستی اور کاہلی کا نام بے نیازی ہوتا ہے۔ جہالت کا نام فقیری ہوتا ہے۔ اور ترک شریعت کا نام فتانیت ہوتا ہے۔ نئے طالب کو ایک ہی بات بتانے کی بجائے بھانت بھانت

کی بولیاں سنا کر پریشان کرنے کا نام فقراء کی صحبت اور اللہ کے اسرار کو گلی کوچوں میں بیان کر کے عشق حقیقی کو رسوا کرنے کا نام حق گوئی اور سخاوت ہوتا ہے۔

حالانکہ سنجیدگی اور ہر وقت اپنے نفس کی کڑی نگرانی فقر کا طرہ امتیاز ہے۔ فقیر کا نفس کے ساتھ مقابلہ مرتے دم تک جاری رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب اس کا نفس مر بھی جاتا ہے۔ تو اسے دوبارہ زندہ کر دیا جاتا ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کہ جب نفس جہاد میں قتل ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کر دیتا ہے۔ تاکہ انسان اس کا مقابلہ کرتے ہوئے ترقی پاتا رہے۔ یہی معنی ہیں اس حدیث شریف کے۔ کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں۔ (فتوح الغیب مقالہ ۶۷ کا حاصل)

نفس کے ان موافقانہ حملوں کو سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ”جب اللہ کسی بندے کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اپنے نفس کے عیب نظر آنے لگتے ہیں۔“

منکرانہ حملہ:- نفس کا منکرانہ حملہ یہ ہے کہ یہ انسان سے خدائی، نبوت، محبت اور مہدویت کا دعویٰ کراتا ہے۔ ایسا نفس رکھنے والوں کو شیطان نہایت خوبصورت اور دلفریب دلائل کے ذریعے امداد دیتا ہے۔ اور ایسے زبردست مضامین فراہم کرتا ہے کہ کڑی کے ساتھ کڑی ملتی چلی جاتی ہے۔ اور انسان آگے سے آگے بھٹکتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ شیطان ایسے لوگوں کی طرف باقاعدہ وحی بھی کرتا ہے۔ مگر وہ وحی شیطان کو وحی ربانی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے بعد تمام مدعیان نبوت و محبت کو یہیں سے ٹھوکر لگی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ بے شک شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں۔ تاکہ وہ تم سے بحث کریں۔“

مشائخ سے تصریح کر دی ہے کہ جس کا کوئی مرشد نہ ہو اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ سے اگر کوئی کرامت سرزد ہو جائے تو وہ دراصل کرامت یا معجزہ نہیں بلکہ استدراج ہے جیسا کہ دجال کے ہاتھ سے اس کا صدور ہوگا۔ (الانوار القدسیہ جلد ۲ ص ۱۷۴ از امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ)

حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین چیزوں کی کوئی حد نہیں۔ ۱۔ اللہ کی معرفت کی کوئی حد نہیں ۲۔ نبی کریم ﷺ کے درجات کی کوئی حد نہیں ۳۔ نفس کی مکاریوں کی کوئی حد نہیں

نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے جی و قیوم میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں مجھے ایک لمحہ بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات سنوار دے۔

نفس لواامہ:- لواامہ کا معنی ہے ملامت کرنے والا۔ یہ نیک بننے کی کوشش کرتا ہے مگر پھر بھی اس سے خطا سرزد ہو جاتی ہے۔ اور جب خطا سرزد ہو جائے تو یہ اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں اپنی غلطی پر توبہ کرتا ہے۔ اور آئندہ اس سے باز رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ کریم کو نفس کی یہ حالت بہت پسند ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں نفس لواامہ کی قسم کھائی گئی ہے۔ اور فرمایا۔ اور میں ضرور نفس لواامہ کی قسم کھاتا ہوں۔ (القیۃ ۷۵: ۲)

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پوچھا کہ اگر ایک شخص اونٹ پر سفر کرتے کرتے جنگل میں آرام کرنے کیلئے رکے اور سو جائے۔ جب جاگے تو اس کا اونٹ غائب ہو چکا ہو۔ کھانے پینے کا سامان اونٹ پر ہی ہو۔ وہ آدمی اونٹ کی تلاش کرتے کرتے تھک جائے اور بالآخر موت کے انتظار میں ایک جگہ لیٹ جائے کہ اتنے میں اچانک اُسے اونٹ نظر آجائے تو بتاؤ اس آدمی کو کتنی خوشی ہوگی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! انتہا کی خوشی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب بندہ گناہ کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ (بخاری)

یہ نفس طریقت کے طالب کا ہوا کرتا ہے۔ جو ابھی سیڑھیوں پر چڑھتا اور ان پر سے گرتا رہتا ہے۔ اس کا چڑھنا بھی اس کے لئے سعادت ہے۔ اور اس کا گرنے کے بعد توبہ کرنا بھی اس کے لئے خوش نصیبی ہے۔ اللہ کریم سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک مرتبہ ایک آدمی کعبہ میں بیٹھا عبادت کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک آدمی اس کے آگے بیٹھا اللہ کی بارگاہ میں اعتراف خطا

اور عاجزی میں مصروف ہے۔ وہ کہہ رہا تھا باری

تعالیٰ! مجھ جیسا گناہ گار اور خطا کار اس روئے زمین پر کوئی نہیں۔ میں نے اپنی جان پر ایسے

ایسے ظلم کیے ہیں۔ کہ اب تری فضل و عنایت کے سوا میرے لئے کوئی جائے پناہ نہیں۔ اس شخص نے سوچا میں آگے بڑھ کر دیکھ تو سہی یہ شخص کو ہے اور آخر اس نے ایسا کونسا ظلم کر لیا

ہے۔ جب وہ آگے بڑھا تو اس نے دیکھا کہ وہ سید السادات حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ تھے۔ (یہ عاجزی آپ رضی اللہ عنہ اپنے مقام کے لحاظ سے کر رہے تھے)۔

اللہ کریم اپنے بندوں سے ان کی ماں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ بندے کی ہر خطا کے بعد اس کی توبہ کا منتظر رہتا ہے۔ اور جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ کریم آدمی بار بھی بے رنجی نہیں فرماتا۔ والدین اپنی اولاد کی نافرمانیوں سے تنگ آکر انہیں عاق بھی کر دیا کرتے ہیں۔ مگر اللہ کریم نے توبہ کا دروازہ قیامت تک کے لئے کھلا چھوڑ دیا ہے۔

وہ ایسا غفور کریم ہے کہ معاف کرتے کرتے تھکن نہیں۔ بالآخر گناہ گار و خطا کار کو ہی کہنا پڑتا ہے۔

بڑی دور پہنچے جفا کرتے کرتے انہیں ساتھ پایا وفا کرتے کرتے ابھی تک انہیں کچھ بھی پرواہ نہیں تھی ہی تھک گئے تھے خطا کرتے کرتے نفس مطمئنہ :- جب انسان ہدایت پر مستقیم ہو جائے اور صرف اچھائی کے راستے پر گامزن ہو جائے تو اس کا نفس، نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ یہ نفس اولیاء کاملین اور انبیاء علیہم السلام کا نفس ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ نفس مطمئنہ سے مراد وہ نفس ہے جو اللہ کے ذکر اور اس کی اطاعت میں اس طرح مطمئن ہے جیسے نچلی پانی میں مطمئن ہوتی ہے۔ یہ اطمینان اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک نفس امارہ والی گھٹیا صفات زائل نہ ہو

ہائیں۔ اور یہ رذیل اور گھٹیا صفات اس وقت تک زائل نہیں ہو سکتیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی صفات حمیدہ کی تجلی نہ پڑے۔ اور نفس اللہ کی صفات میں فنا ہو کر اسی کی صفات میں باقی نہ ہو جائے۔ ایسا نفس صحیح معنی مومن ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کتا اس وقت تک ک نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ نمک میں گر کر اس میں فنا ہو کر نمک کی صفات کے ساتھ بقا اصل کر کے حلال اور طیب پڑا رہنے سے مکمل در پر نمک میں تبدیل ہو جائے تو فقہاء فرماتے ہیں۔ کہ اب اس کا نمک کے طور پر استعمال اتر ہے۔ کیونکہ اب وہ کتا نہیں رہا بلکہ نمک بن گیا ہے۔ مولف (مظہری جلد ۱ ص ۲۶۱) طالب طریقت کے لئے اپنے

اس کے شر سے چھٹکارا پانے کا بہترین ذریعہ مور شیخ ہے۔ اپنے مرشد کا تصور مقصود بغیر اس کے طور پر نہ صرف جائز بلکہ بہت اچھا ہے۔ اس خیال کے مطابق زبان یا ہاتھ اور دیگر اعضاء کا استعمال کرتا ہے۔ ان تینوں چیزوں کو نفس اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنا چاہتا ہے۔ جس شخص نے ان تینوں سطحوں پر نفس کے فریب کو تازہ لیا اور اس کا تذراک کرنے میں کامیاب ہو گیا وہ فلاح پا گیا۔ ذیل میں ہم ان تینوں سطحوں پر قابو پانے کا طریقہ عرض کرتے ہیں۔ واللہ الموفق

۱۔ خیال :- (الف) اپنے بارے میں خیال انسان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو سب سے کم تر اور دوسروں کو اپنے سے افضل سمجھے۔ اور اپنے بارے میں کسی غلط فہمی کو جنم نہ لینے دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اپنے آپ کو پاک مت سمجھو۔ (یا ظاہر کرو) اور اگر دوسرے لوگ منہ پر تعریف کرنے لگ جائیں تو حدیث شریف میں ہے کہ ”جب تم منہ پر تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو“

اسے کا طریقہ :- نیکی ہو یا گناہ سب اچھے انسان کے دماغ میں اس کے بارے میں خیال پیدا ہو کرتا ہے۔ اس کے بعد انسان

اپنی ذات کی مکمل نفی کریں ایسے موقع پر ذکر، شکر ہے اس نے مجھے اس شخص سے بہتر بنایا استغفار اور لاحول سے بھی کام نہ چلے اور اپنی ہے۔ اتنے میں دریا کے اندر پانچ آدمی کشتی نفی نہ ہو سکے۔ تو تصور شیخ اس کا آخری اور سے گر پڑے۔ وہ آدمی عورت اور بوتل کو وہیں کامیاب ترین علاج ہے۔ سعادت مند ہے وہ چھوڑ کر بھاگا اور چار آدمیوں کو دریا سے نکال دیا۔ ایک شخص باقی رہ گیا۔ اس آدمی نے آواز دی۔ اے حسن بصری! تجھے خدا نے مجھ سے افضل بنایا ہے۔ چار آدمیوں کو میں نے پانی سے نکال دیا ہے۔ پانچویں کو تم نکال دو۔ حضرت بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرمایا کہ پانچویں آدمی کو بھی تم ہی نکالو۔ ورنہ وہ ڈوب جائے گا۔ چنانچہ اس نے پانچویں آدمی کو بھی نکال دیا۔ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ یہ عورت میری ماں ہے اور اس بوتل میں شراب نہیں دو وہ ہے۔

(ب) دوسروں کے بارے میں خیال دوسروں کے بارے میں تجسس اور عیب جوئی کی بجائے حسن ظن رکھنا واجب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ”زیادہ بدگمانی سے بچو۔“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے کعبہ! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے تجھے شان اور حرمت سے نوازا۔ ایک بندہ مومن کی حرمت تیری حرمت سے بڑھ کر ہے۔ اس کا مال اور خون بھی تجھ سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ کہ اس کے بارے میں اچھا گمان رکھا جائے۔ (ابن ماجہ)

ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ دریا کے کنارے پر گئے تو وہاں ایک شخص کسی عورت کی ران پر سر رکھ کر شراب کی بوتل میں سے گھونٹ لے رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نیا سے دیکھا تو دل میں سوچا کہ اللہ کا

(ج) دوسرے عام خیالات

انسان ہر وقت کچھ نہ کچھ سوچتا ہی رہتا ہے۔ ان خیالات کے سلسلے میں نفس کے پاس ایک وسیع میدان موجود ہے۔ انسان کا اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، بولنا، خاموشی، حتیٰ کہ ہر حرکت اور ہر سکون اس کے خیالات کے ماتحت ہے۔ پہلے خیال آتا ہے۔ پھر اس کے مطابق عمل ہوتا ہے۔ ہر عمل کو کرنا کاتبین (فرشتے) لکھ رہے ہیں اور اسی پر قیامت کے دن جزا و سزا مرتب ہوگی۔

بہت مشکل محسوس ہو رہا ہوگا۔ ہم مانتے ہیں واقعی یہ کام بڑا مشکل ہے۔ صرف ایک دن کوئی شخص یہ کام کر کے دیکھے۔ شام تک چکے چھوٹ جائیں گے۔ لیکن خدا اس کام کو مشکل سمجھ کر چھوڑ مت دینا۔ مت سمجھنا کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اس مشقت طلب کام کی عظمت سے بے خبر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسی کام کو جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ ”بڑا عباد وہ ہے جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔“

اب یہ کہنا درست ہوا کہ بنیادی طور پر سارے کھیل کا دار و مدار انسان کے خیال پر ہے۔ چوری، ڈاکہ، زنا اور غیبت وغیرہ کے بارے میں سب سے پہلے خیال ہی آتا ہے پھر انسان اس پر عمل کرتا ہے۔

لہذا خیالات پر نگران اور پہرے دار کا بیٹھنا سخت ضروری ہوا جو اس پر حذف و ترمیم (Sensorship) کا کام کرے۔ ورنہ اگر یہاں سے غلط چیز پاس ہوگئی تو اس کا زہر قیامت تک پھیل جائے گا۔ یہ پہرا جتنا مضبوط اور محتاط ہوگا اتنا ہی انسان نفس کے شر سے محفوظ رہ سکے گا۔ آپ اپنی سوچ کے بارے میں بھی سوچا کرے۔ اپنے خیالات کا بھی خیال رکھا کریں۔ ہر لحظہ اپنے خیالات کا محاسبہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ کہیں آپ یہ بات نفس کی خواہش کی وجہ سے تو نہیں سوچ رہے؟ خیالات پر بیٹھنے والے اسی پہرے دار کا نام عقل ہے۔ یقیناً یہ کام آپ کو نہایت باریک اور بہت مشکل محسوس ہو رہا ہوگا۔ ہم مانتے ہیں واقعی یہ کام بڑا مشکل ہے۔ صرف ایک دن کوئی شخص یہ کام کر کے دیکھے۔ شام تک چکے چھوٹ جائیں گے۔ لیکن خدا اس کام کو مشکل سمجھ کر چھوڑ مت دینا۔ مت سمجھنا کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اس مشقت طلب کام کی عظمت سے بے خبر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسی کام کو جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ ”بڑا عباد وہ ہے جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔“

لہذا خیالات پر نگران اور پہرے دار کا بیٹھنا سخت ضروری ہوا جو اس پر حذف و ترمیم (Sensorship) کا کام کرے۔ ورنہ اگر یہاں سے غلط چیز پاس ہوگئی تو اس کا زہر قیامت تک پھیل جائے گا۔ یہ پہرا جتنا مضبوط اور محتاط ہوگا اتنا ہی انسان نفس کے شر سے محفوظ رہ سکے گا۔ آپ اپنی سوچ کے بارے میں بھی سوچا کرے۔ اپنے خیالات کا بھی خیال رکھا کریں۔ ہر لحظہ اپنے خیالات کا محاسبہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ کہیں آپ یہ بات نفس کی خواہش کی وجہ سے تو نہیں سوچ رہے؟ خیالات پر بیٹھنے والے اسی پہرے دار کا نام عقل ہے۔ یقیناً یہ کام آپ کو نہایت باریک اور بہت مشکل محسوس ہو رہا ہوگا۔ ہم مانتے ہیں واقعی یہ کام بڑا مشکل ہے۔ صرف ایک دن کوئی شخص یہ کام کر کے دیکھے۔ شام تک چکے چھوٹ جائیں گے۔ لیکن خدا اس کام کو مشکل سمجھ کر چھوڑ مت دینا۔ مت سمجھنا کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اس مشقت طلب کام کی عظمت سے بے خبر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسی کام کو جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ ”بڑا عباد وہ ہے جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔“

گا۔ لہذا اپنے نفس کی اصلاح کر۔ پھر جہاد
بالسیف میں کود جا۔ کیا تو نہیں چاہتا کہ جہاد
اکبر میں حصہ لے اور میدانِ فنا کا قاتل بن کر
ہے۔“ (الوصیہ ص ۴)

۲۔ زبان :- خیال کے بعد زبان کا نمبر آتا
ہے۔ انسان کو چاہیے کہ زبان پر بھی اپنی سوچ کا
پہرا بٹھائے۔ اور مکمل نگرانی کے بعد زبان کو
کھولے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں
کہ مومن کی زبان اس کے دماغ کے ماتحت
ہوتی ہے۔ جبکہ منافق کی زبان اس کے دماغ
سے آگے نکل جاتی ہے۔ حضرت شیخ اکبر قدس
سرہ فرماتے ہیں۔ کہ زبان کو اللہ تعالیٰ نے بہت
سارے دانتوں اور دو ہونٹوں کے ذریعے پابند
کر دیا ہے۔ لیکن یہ پھر بھی تمام تالے توڑ دیتی
ہے اور فضول بکواس کرتی ہے۔

خیالات پر بیٹھنے والے پہرے کو
حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ
نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔ اگر تیرے خیال
میں اچھائی وارد ہو تو یہ اللہ کی طرف سے ہے۔
اور اگر اچھائی سے رکنے کا خیال آئے تو یہ
شیطان کی طرف سے ہے۔ اچھائی وہ ہے جیسے
شریعت نے اچھائی کہا ہوا اور شر وہ ہے جسے
شریعت نے شر کہا ہو خیر اور شر کی یہی پہچان ہے

زبان پر کنٹرول حاصل کر لینا عالمانہ شیوہ ہے
اور خیال پر کنٹرول کر لینا ولایت ہے۔

آپ ہر بات اور ہر کام سے پہلے
تھوڑا ٹھہر جایا کریں۔ صرف ایک یا دو سیکنڈ کا
وقفہ اور تامل درکار ہے۔ اپنے آپ سے پوچھ
لیں کہ میں کیا کرنے لگا ہوں اور کیوں کرنے
لگا ہوں؟ اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرماتا
شروع کر دے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخرت
کے امور کے سوا ہر کام میں سوش، پچار اور سرد
عیب دیکھتا۔

خوشخبری

گردے کی پتھری اور دردِ گردہ کی دوائی
فی سبیل اللہ حاصل کریں۔

رابطہ :- محمد عمران نقشبندی

صائم آرٹس و کیلانووالی گلی نمبر 5 کارنر فضل دین مارکیٹ کچھری بازار
فیصل آباد 0321-7422940

مجلہ محی الدین جن شہروں سے آپ حاصل کر سکتے ہیں۔

پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ پیر محمد سلطان العارفین صدیقی صاحب مدظلہ
دربار فیض باریاں شریف آزاد کشمیر

علامہ خلیفہ مشتاق احمد علانی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ اقبال نگر ساہیوال 0344-0304544

علامہ مظہر الحق صدیقی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ گجرات 0346-6011700

محمد رضا نقشبندی صاحب شاہی بازار ٹنڈو جام سندھ 0301-3520559

خلیفہ علامہ واجد حسین صدیقی صاحب جامع مسجد صوبیدار کالج روڈ ڈسکہ

محترم راشد نعیم صدیقی صاحب جلال پور جٹاں گجرات 0300-6273446

حافظ محمد سرفراز صدیقی صاحب

محی الدین اسلامک سنٹر جہلم بوکن 0302-5803622

واجد شاہ سویش اینڈ بیکرز کشمیر روڈ مانسہرہ 0300-5645117

محمد دانش صدیقی صاحب ایڈووکیٹ

اسلام آباد 0323-6084087

خلیفہ برکت حسین صدیقی صاحب

المدینہ سٹے کپڑے کاڈپو مین بازار کہوٹہ 0344-5160379

خلیفہ محمد شریف ڈار صدیقی صاحب

صدیقی پنسار سٹور منی پاپڑ منڈی لاہور 0321-4849639

خلیفہ مظہر اقبال صدیقی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ دینہ 0323-9993038

صاحبزادہ مظہر صدیق صدیقی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ صدیق آباد شریف ضلع بھمبر آزاد کشمیر 0345-0897483

الحاج محمد الیاس صدیقی صاحب

حسین ٹاؤن ملتان روڈ لاہور 042-7843134

خلیفہ غلام مجدد صدیقی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ آستانہ نیار نقشبند کاموکی 0300-67799744

محترم محمد طارق صاحب نورجی والے گوجرانوالہ 0300-6406488

محترم شیخ محمد آصف صاحب 198 مین روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

محترم محمد نصیب بٹ صدیقی صاحب

نور ٹریڈرز جی پی او گوجر خان 0345-5585090

محترم محمد سلیم صاحب کراچی 0300-2522580

علامہ فیض الحق نقشبندی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ چڑھوتی کوٹلی آزاد کشمیر 0346-5188653

محترم قیصر سجانی صدیقی صاحب

قیصر کلاتھ ہاؤس ٹانڈاروڈ کڑیاں والا گجرات 0301-6200622

راؤ محمد آصف صدیقی صاحب چیچہ وطنی 0345-7568633

سرزمین پوٹھواری میں
لوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ

نور علی ہستی آفتاب علم و حکمت و افتخار و نصیحت
 سفیر عشق رسول سرتاج الاولیاء موصیٰ اکرم
 حضرت علامہ
پیر محمد علی دہلوی
 زینت سجادہ استاذ عالیہ میان شریف آزاد کشمیر
 مدظلہ العالی
 پندرہمین نمبر دینی نرسٹ انٹرنیشنل چینرمین نور دینی

شُعَبِ نَاطِرہ حفظ القرآن - تجوید و قرأت - درس نظامی

داخلے
جاری ہیں

جدید طریقہ تعمیر کا شاہکار رہا شل
1000 رہائشی طلباء و طالبات
کیلئے رہائش کا اعلیٰ انتظام
صاف ستھرا اور پرسکون ماحول
ماہر و تجربہ کار اساتذہ کرام
طلباء کیلئے پلے گراؤنڈ اور تفریحی سہولیات
اخلاقی و روحانی تربیت

بِجَمْعِ تَعَالٰی!

دَارُ الْعُلُومِ حَمْدِ الدِّينِ صَدِيقِہٖ عِبْرَتِیْ عَالَمِیْ
راولپنڈی

وینائے اسلام کا ایک منفرد تعلیمی اور روحانی ادارہ ہے، جہاں جدید و سرکشی نظامی مساوی ایم اے عربی اسلامیات اور جدید دنیاوی علوم کے علاوہ کئی شعبہ جات سرگرم عمل ہیں۔

دَارُ الْعُلُومِ حَمْدِ الدِّینِ صَدِيقِہٖ عِبْرَتِیْ عَالَمِیْ
تنظیم المدارس المستنیرات پاکستان کے زیر اہتمام امتحانات منعقد کروائے جاتے ہیں

اعلان داخلہ

اس نئے ذہن بے پناہ کوارڈر العلوم حمی الدین صدیقیہ میں داخل کرنا اور عربی و مصری علوم سے بہرہ ور کریں اور دارالین کی سعادت حاصل کریں

(مولانا) محمد سلیم صدیقی دارالعلوم مخدوم الدین صدیقیہ رابیکا میراچک بیل خان راولپنڈی
 0332-7237508

مُرشَد کے ساتھ رابطہ استوار رکھ

پیوستہ رہ شجرے امید بہار رکھ

پیر محمد علاء الدین صلیعی

چابگر محمد امجد علی

چابگر محمد امجد علی

نور دہلی

[illegible]

دوست محمد حسن (بھائی) • محمد افضل (بھائی) • اچھا (بھائی)

دارالعلوم محمدیہ صلیبیہ

400 سے زائد طلبہ اور طالبات مختلف شعبہ جات میں زیر تعلیم ہیں • ماہانہ خرچہ تقریباً 300000 روپے لاکھ میں جاری ہے • اس وقت دارالعلوم آف قریباً 5 لاکھ کا مدرسہ ہے

یہاں سے مجبور و تعاون فرمانبرداروں کے اور اس کے عہدیدان علی الصلوٰۃ والسلام کی رضامندی حاصل کریں

یہ وقت دینی دنیاوی علوم حاصل کرنے کیلئے کمال کا لمحہ ہے جس کا الزام ہے کہ دنیا آج بھر پہلے نہیں دیکھا • امتحان قاری غلبا و ملا بائبلہ

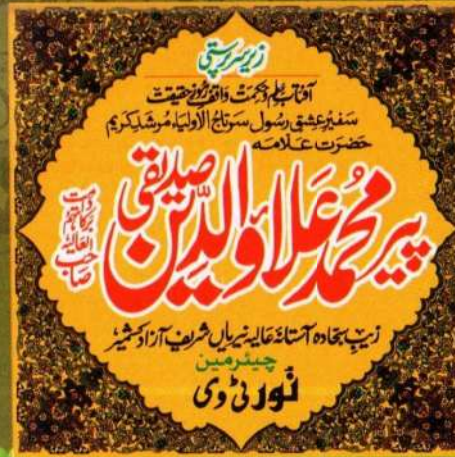
اکی چار تین مدرس نظامی

داخلہ کھٹھلا

ایف سی (بھائی بورڈ) 3
میٹرک (بھائی بورڈ) 40
درس نظامی علامہ عثمانیہ 50
درس نظامی عالیہ (بی ایس) 4
مختصر القرآن 280
قاری کوثر 870
بذل 155
ترجمہ و تفسیر 85
مسکن قاری کوثر 15

درس نظامی محمدیہ اسلامیہ 3
درس نظامی اسلامیہ 40
درس نظامی اسلامیہ 50
درس نظامی اسلامیہ 4
مختصر القرآن 280
قاری کوثر 870
بذل 155
ترجمہ و تفسیر 85
مسکن قاری کوثر 15

الداعي: **عائيل الرحمن**، **سید محمد صالح المنجد**، **عبدعزیز بن عبدالمجید**، **محمد نواز ب**، **عبدالجلیل**، **جلیل محمد**، **خلیفہ محمد اختر**
 محلی الدین ٹرسٹ اینڈ سنٹرل **کلا الدین مولوی محمد الدین** صلی اللہ علیہ وسلم قبول نماز
 0306-6906065
 0312-7835520



سیرت کی تعمیر • قلوب کی تطہیر
عقائد کی یقین دہانی • اعمال کی درستگی

کاموثرانہ عمل پیش کرنے کا عظیم مرکز

محکم الدین اسلامی اور سیرت

نیریاں شریف آزاد کشمیر میں

ایم فل

ایم اے اسلامیات

5 سالہ
نظامی
درستی
ایف کے
بی اے

اسلامک سٹڈیز

پی ایچ ڈی

کمپیوٹر کورسز

بڈالے میٹرک پاسن طلباء و طالبات کا

برائے رابطہ

داخلہ
جاری ہے

نیریاں شریف
آزاد کشمیر

صاحبزادہ
سید سلطان العارف صلیقی

0333-5249094